رمضان المبارک کے فضائل

تحریر: شیخ الحدیث مولانا محمد اعظم صاحب گوجرانوالہ

﴿شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس و بینٰت من الھدیٰ والفرقان﴾ (سورۃ البقرۃ) ترجمہ: ''رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں کیلئے سراسر ہدایت ہے اور ایسی بین و واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں۔''

وجہ تسمیہ رمضان:

فتح القدیر میں لکھا ہے: انما لما نقلوااسماء الشھور عن اللغۃ القدیمۃ سموھا بالأ زمنۃ التی وقعت فیھا فوافق ھذا الشھر ایام الحرفسمی بذالک (فتح القدیر ۱۸۶ جلد ۱) ترجمہ: ''جب عربوں نے لغت قدیمہ سے مہینوں کے نام مرتب کیے تو جس زمانہ میں واقع ہوئے اسی کے ساتھ موسوم کردیئے، یہ مہینہ گرمی کے دنوں میں آیا تو اس کا نام رمضان رکھا گیا۔''

فضیلت رمضان:

رمضان المبارک کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کتب سماوی کو اس میں نازل فرمایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت قرآن مقدس کا نزول اسی مہینہ میں ہوا۔ جس کی تعلیمات اور اصولوں پر عمل کر کے ایک غیر مہذب قوم تہذیب وتمدن کی معلم بن گئی۔ وہ قوم جس کی اخلاقی و معاشرتی پستی ضرب المثل بن چکی تھی وہ اسی رشد و ہدایت کی بدولت دنیا کی سب سے محترم و ذی وقار اور ترقی یافتہ قوم بن گئی۔ مولانا حالی فرماتے ہیں ۔

وہ دین جس نے اعداء کو اخواں بنایا
وحوش اور بہائم کو انساں بنایا
درندوں کو غم خوار دوراں بنایا
گڈریوں کو عالم کا سلطان بنایا

وہ خطہ جو تھا ایک ڈھوروں کا گلہ
گراں کر دیا اس کا عالم سے پلہ

امام شوکانیؒ نے فتح القدیر میں لکھا ہے: **انزلت صحف ابراھیم فی اول لیلة من رمضان و انزل الزبور لثمانی عشرة خلت من رمضان و انزل الله القرآن لاربع عشرین خلت من رمضان و انزل التورة لست خلون من رمضان و انزل الانجیل الثمانی عشرة من رمضان** (فتح القدیر ا/۱۸۳عن جابر و انس) **انزلت صحف ابراھیم فی ثلث لیال مضین من شھر رمضان و انزل انجیل عیسٰی فی ثلاث عشرة لیلة مضت من شھر رمضان** (غنیۃ الطالبین ص ۵ جلد۲عن ابی ذر)

ابراہیم علیہ السلام پر صحیفے رمضان کی پہلی یا تیسری رات نازل ہوئے۔ زبور ۱۸/ رمضان، قرآن مجید چوبیسویں اور تورات چھٹی رمضان، انجیل اٹھارویں یا تیرھویں رمضان کو نازل ہوئی۔ صحف سماوی کے نزول کیلئے رمضان کو خاص کرنا رمضان المبارک کی فضیلت کی واضح دلیل ہے۔ حضرت سلمان فارسیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے آخر شعبان میں فضائل رمضان پر ایک بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا۔ اختصار کے پیش نظر اس کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے:

''اے لوگو! ایک عظیم الشان بابرکت مہینہ تمہارے اوپر سایہ فگن ہو رہا ہے۔ اس ماہ کی ایک رات ایسی ہے جو اپنے فضائل و برکات کے لحاظ سے ہزار ماہ سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کے روزے فرض کئے ہیں اور رات کو قیام کرنا نفل قرار دیا ہے۔ اس مہینہ میں کوئی نفلی عبادت کے ذریعہ تقرب الٰہی حاصل کرے گا اس کا اجر و ثواب ایسا ہوگا جیسا کہ رمضان کے ماسوا مہینوں میں فرض کا ہوتا ہے اور جو اس مہینہ میں فرض ادا کرے گا اس کا اجر و ثواب اس قدر ہوگا جس قدر رمضان کے علاوہ ستر فرض ادا کرنے کا ہوتا ہے، یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے، یہ ایثار اور باہمی خیر خواہی کا مہینہ ہے۔ اس ماہ میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے۔ جس کسی نے اس مہینہ میں روزہ دار کا روزہ افطار کرایا تو یہ اس کیلئے گناہوں کی بخشش اور دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہوگا اور روزہ افطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب ملتا ہے جیسا کہ خود روزہ رکھنے والے کو۔ روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ ہم میں سے ہر ایک اس قدر طاقت نہیں رکھتا کہ روزہ افطار کرا سکے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی دے گا جو روزہ دار کا روزہ ایک کھجور یا دودھ یا پانی کے ایک گھونٹ سے بھی افطار کرائے گا۔ البتہ جو کوئی روزہ دار کو پیٹ بھر

کے کھانا کھلائے گا یہ عمل اس کے گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ میرے حوض سے ایسا مشروب پلائے گا جس کے بعد وہ پیاسا نہیں ہوگا۔ یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

اس ماہ کا پہلا دھاکہ موجب رحمت الٰہی اور درمیانہ دھاکہ موجب مغفرت الٰہی اور آخری دھاکہ عذاب جہنم سے نجات کا موجب ہے۔ جس نے اس ماہ میں اپنے غلام سے محنت و مشقت میں تخفیف کی، اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخشش دے گا اور اس کو دوزخ سے آزاد کر دے گا۔ (مشکوٰۃ ص ۱۶۵ جلد ۱، ترغیب ص ۲۰۳، مرقاۃ ص ۲۳۸، ص ۲۳۷ جلد ۴)

شهر المواساة

یہ باہمی خیر خواہی و ہمدردی کا مہینہ ہے۔ آنحضرتؐ اور صحابہ کرامؓ کی زندگی ایثار و قربانی کا بہترین موقع ہے۔ مثلاً حضرت ابوجہم بن حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ جنگ یرموک کے موقع پر میں اپنے چچازاد بھائی کی تلاش میں نکلا کیونکہ وہ بھی اس جنگ میں شریک تھے۔ میں نے پانی کا ایک مشکیزہ اپنے ساتھ لے لیا، ممکن ہے کہ وہ پیاسے ہوں تو ان کو پانی پلاؤں۔ اتفاق سے وہ ایسی حالت میں ملے کہ وہ دم توڑ رہے تھے اور میں نے پوچھا پانی دوں؟ تو انہوں نے اشارے سے ہاں کی۔ اتنے پڑے ساتھی نے آہ بھری تو میرے چچازاد بھائی نے آواز سنی تو اس کے پاس جانے کا اشار ے پاس گیا تو وہ ہشام بن ابی العاصؓ تھے۔ ان کے پاس پہنچا ہی تھا کہ ان کے قریب ایک تیسرا آدمی دم توڑ رہا تھا۔ ہشامؓ نے مجھے اس کے پاس جانے کا اشارہ کیا۔ میں اس کے پاس پہنچا تو اس کی روح جسد عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ ہشام کے پاس واپس آیا تو وہ بھی جاں بحق ہو چکے تھے۔ اپنے بھائی کے پاس لوٹا تو وہ بھی قضائے الٰہی کو لبیک کہہ چکے تھے۔ ایثار و قربانی کا کس قدر عظیم نمونہ تھے کہ خود شدت پیاس سے اپنی جان کو جان آفرین کے سپرد کر دیا اور جانکنی کے مشکل وقت میں بھی بھائی کی ہمدردی و خیر خواہی کو فراموش نہیں کیا۔ ہمیں چاہئے کہ باہمی ہمدردی کے اس مہینہ میں لوگوں کی سحری و افطاری کا انتظام کریں اور اپنے قرب و جوار میں غریب و تنگدست لوگوں کا خیال کریں۔ حضرت حماد بن سلمہؒ ایک مشہور محدث گزرے ہیں وہ ہر روز پچاس آدمیوں کا روزہ افطار کرانے کا اہتمام کرتے تھے۔ (روح البیان)

اولہ رحمۃ:

رمضان المبارک کا پہلا دھاکہ رحمت، درمیانہ مغفرت اور آزادیٔ جہنم۔ رمضان کی یہ تین حالتیں

لوگوں کی اقسام کی وجہ سے ہیں۔جن لوگوں کا کوئی گناہ نہیں ان کیلئے سارا مہینہ رحمت ہے۔جن لوگوں کے معمولی گناہ ہوں ان کو کچھ روزے رکھنے کے بعد معافی ہو جائے گی اور جن کے زیادہ گناہ ہوں، جب وہ زیادہ حصہ رمضان کے روزے رکھیں گے تو ان کی آتش جہنم سے آزادی وخلاصی ہو جائے گی۔مرقاۃ شرح مشکوۃ میں لکھا ہے: والكل بفضل الجبار و توفيق الغفار للمؤمنين الأبرار الأعمال الموجبة للرحمة والمغفرة والعتيق من النار (مرقاۃ ص ۲۳۸ جلد۲) اور توفیق ایزدی سے ہیں جس سے مومنین بندے ایسے اعمال کرتے ہیں جو رحمت وبخشش اور آزادیٔ جہنم کا ذریعہ بنتے ہیں۔

من فطر صائما:

روزہ دار کا روزہ افطار کرانا بڑے اجر وثواب کا کام ہے۔بعض لوگوں کا خیال ہے کہ کسی کی چیز سے روزہ افطار کرنے سے روزے کا ثواب دوسرا لے جاتا ہے یا ثواب کم ہو جاتا ہے۔یہ خیال غلط ہے، روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آتی بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے لامتناہی خزانوں سے اسے عطا کرتے ہیں۔ہاں روزہ افطار کرانے والے کو حلال کمائی سے روزہ افطار کرانا چاہئے۔

حدیث میں ہے: (من فطر صائما في شهر رمضان من كسب حلال صلت عليه الملائكة ليالي رمضان كلها وصافحه جبريل ليلة القدر ومن صافحه جبريل يرق قلبه وتكثر دموعه) (صحیح ابن حبان مرقاۃ ص ۲۳۸ جلد۲) ترجمہ: ''جو کوئی رمضان المبارک میں روزہ دار کا روزہ حلال کمائی سے افطار کرائے گا تو رمضان کی تمام راتوں کو فرشتے اس کیلئے دعا کریں گے اور شب قدر کو جبریلؑ اس سے مصافحہ کریں گے۔جبریل کے مصافحہ کی علامت یہ ہے کہ دل نرم اور آنکھیں پرنم ہو جائیں گی۔

جعل الله صيامه فريضة:

رمضان کے روزے فرض کئے گئے ہیں۔اس کے علاوہ اس مہینہ کی ہر رات میں ایک نفل نماز کا اضافہ کر دیا گیا ہے اور اس کا خاص نظام بھی مقرر کیا گیا ہے۔یعنی تراویح اور ایمان واحتساب کی شرط کے ساتھ دونوں چیزوں کے ادا کرنے پر مغفرت وبخشش کا حتمی وعدہ کیا گیا ہے۔

جیسا کہ ارشاد رسولؐ ہے: (من صام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ماتقدم من ذنبه ومن قام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ماتقدم من ذنبه) (مشکوۃ کتاب الصوم مرقاۃ ۲۳۱ جلد۴، تحفۃ الاحوذی ص ۳۲ جلد۲)

جو کوئی ایمان واحتساب کے ساتھ ماہ رمضان کے روزے رکھے تو اس کے پہلے سب گناہ معاف

کر دیئے جائیں گے۔ایمان واحتساب کا مطلب یہ ہے کہ اس عمل پر اللہ نے جس ثواب کا وعدہ فرمایا ہے اس پر یقین رکھتے ہوئے اس کی طلب وامید میں وہ عمل کیا جائے۔پس رمضان کے روزے اور تراویح وقیام کا جو اجر وثواب رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے اس پر یقین رکھتے ہوئے جو شخص رمضان کا روزہ رکھے اور رات کو نوافل پڑھے اس کیلئے یقینی وعدہ ہے کہ اس کے پہلے سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔لیکن ان دونوں عملوں کی قبولیت کی کچھ شرطیں ہیں اگر وہ پوری نہ ہوئیں تو پھر روزہ وتراویح کا نتیجہ بھوک و پیاس اور شب بیداری کے سوا کچھ نہ ہوگا۔حدیث رسولؐ میں ہے: (**رب صائم لیس له من قیام الا الجوع ورب قائم لیس له من قیامه الا السهر**)(ابن ماجہ)

بہت سے روزہ دار ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے روزوں کا حاصل بھوک کے سوا کچھ نہیں ہوتا اور بہت سے راتوں کے عبادت گزار ایسے ہوتے ہیں جن کو شب بیداری کی زحمت کے سوا کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ایمان واحتساب کی شرط دراصل ہر نیک عمل کی روح ہے۔نیک نیتی اور خلوص کے بغیر بڑے سے بڑا عمل بھی بے اثر ہوتا ہے۔روزہ کی قبولیت کیلئے ضروری ہے کہ روزہ دار کھانا پینا چھوڑنے کے ساتھ تمام بری باتوں اور برے کاموں سے بھی پرہیز کرے۔

ارشاد رسول ﷺ ہے: (**من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله حاجة ان یدع طعامه و شرابه**)(بخاری شریف) ترجمہ:''جو شخص روزہ کی حالت میں غلط باتیں بولنے اور غلط کام کرنے سے پرہیز نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

ایک دوسری حدیث میں ہے: (**لیس الصیام من الأکل والشرب انما الصیام من اللغو والرفث**) ترجمہ: ''روزہ صرف کھانے پینے ہی سے باز رہنے کا نام نہیں ہے بلکہ روزہ یہ ہے کہ بیہودہ باتوں اور گندے اعمال سے بھی بچے۔''

احادیث رسولؐ سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان المبارک کی آمد پر خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے۔جیسا کہ حدیث میں ہے:(**ان الجنة تزخرف لرمضان من راس الحول الیٰ حول قابل قال اذا کان اول یوم من رمضان هبت ریح تحت العرش من ورق الجنة علی الحور العین فیقلن یارب اجعل لنا من عبادک ازواجاً تقربهم اعیننا و تقرا عینهم بنا**)(مشکوٰۃ، کتاب الصوم، بیہقی عن ابن عمرؓ) بے شک جنت کو استقبال رمضان کیلئے سال بھر مزین کیا جاتا ہے اور یکم رمضان کو عرش کے نیچے سے جنت کے پتوں سے گزرتی ہوئی ہوا حورعین پر چلتی ہے تو وہ کہتی ہیں۔اے

پروردگار! اپنے بندوں کو ہمارا جوڑا بنادے تاکہ ہماری آنکھیں ان کے دیدار سے ٹھنڈی ہوں اور ان کی آنکھیں ہماری رؤیت سے ٹھنڈی ہوں۔ نیز فرمان رسولؐ ہے: (اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وفی روایة ابواب الجنة و غلقت ابواب جهنم وسلسلت الشياطين) بخاری و مسلم عن ابی ہریرۃ) جب رمضان المبارک آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ فتحت ابواب السماء آسمان کے دروازہ کا کھلنا یہ کنایہ نزول رحمت سے ہے۔

ایک روایت میں ابواب الرحمۃ کے الفاظ ہیں اور ایک میں ابواب الجنۃ کے الفاظ ہیں۔ اصل لفظ ابواب الجنۃ ہے کیونکہ مقابلہ میں ابواب جہنم ہے، باقی تصرف رواۃ ہے۔ جنت کے دروازے کھلنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کو اطاعت و فرمانبرداری کی توفیق عطا کرتے ہیں اور اطاعت دخول جنت کا سبب ہے۔ جہنم کے دروازے بند کرنے سے مراد یہ ہے کہ روزہ دار ایسے افعال سے رک جاتا ہے جو جہنم کے موجب ہیں۔ روزوں کی برکت سے ان کے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

سلسلت الشیاطین:

شیطانوں کا زنجیروں میں جکڑنا، اس کے متعلق بعض علماء کا خیال ہے کہ اس کو حقیقت پر محمول کیا جائے اور بعض کے نزدیک مجاز پر، مجاز کی صورت میں مراد یہ ہے کہ وہ وساوس و خیالات باطلہ ڈالنے سے باز آجاتے ہیں یا ان کے شرور و وساوس کم ہو جاتے ہیں۔ اس جگہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ شیاطین کے جکڑنے کے باوجود برائیاں ختم نہیں ہوتیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ شیطانوں کے پیروکار اور نفوس شریرہ میں گیارہ ماہ کے اندر اس قدر وساوس راسخ ہو جاتے ہیں کہ مزید کسی انگیخت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ جنی شیطانوں کے علاوہ نفوس خبیثہ، عادات قبیحہ اور انسانی شیطان بھی برائی پر آمادہ کرتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن میں ہے: ﴿ان النفس لأمارة بالسوء﴾ (سورۃ یوسف) ترجمہ: ''بے شک نفس برائی پر آمادہ کرنے والا ہے۔'' ﴿الذی یوسوس فی صدور الناس﴾ (سورۃ الناس) ترجمہ: ''بعض جن وانس لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتے ہیں۔'' دوسری روایت میں ہے کہ رمضان کی ہر رات منادی ندا دیتا ہے: (یاباغی الخیر اقبل ویاباغی الشر اقصر ولله عتقاء من النار وذالک کل لیله) (ترمذی عن ابی ہریرۃ) ترجمہ: ''اے نیکیوں اور بھلائیوں میں رغبت رکھنے والے آگے بڑھ اور اے

برائیوں کے طالب اب تو باز آ جا۔

حضرت کعب بن عجرۃؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ منبر کی سیڑھی پر چڑھے تو آمین فرمایا۔ دوسری اور تیسری پر بھی آمین فرمایا۔ پھر آپ نے وضاحت فرمائی کہ میرے پاس جبریل آئے اور اس نے کہا۔ اے محمد ﷺ جس نے رمضان المبارک اپنی زندگی میں پایا اور توبہ واستغفار کر کے اپنی معافی نہ کروائی۔ اس کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دور کرے تو میں نے آمین کہا۔ پھر جبریل نے کہا کہ جو اپنے ماں باپ کو زندہ پائے اور ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کرے بلکہ نافرمانی کر کے آتش دوزخ میں گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی اپنی رحمت سے دور کرے۔ میں نے کہا آمین (اللہ قبول فرما) پھر جبریل نے کہا جس کے پاس تیرا نام ذکر کیا گیا اور اس نے درود نہ پڑھا۔ اس کو اللہ اپنی رحمت سے دور کرے۔ میں نے کہا آمین (روی البخاری فی برالوالدین ترمذی عن ابی ہریرۃ روی الحاکم عن کعب بن عجرہ)

حضرات! اندازہ کیجیئے! سید الملائکہ جبریل دعا کے کلمات دہرا رہے ہیں اور سید الانبیاء آمین فرما رہے ہیں۔ لہذا ایسے آدمی کی بدبختی و بدنصیبی میں کوئی شک ہو سکتا ہے جس کیلئے سید الملائکہ اور سید الانبیاء بددعا فرمائیں۔

واضح ہوا کہ رمضان المبارک کے بے شمار فضائل و برکات ہیں اور لا متناہی بھلائیوں کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس ماہ مقدس کی برکات سے نوازے۔ آمین

جامعہ اُثریہ للبنات جہلم میں تقریب صحیح بخاری شریف و تقسیم اُسناد

مورخہ 5 اکتوبر 2003ء بروز اتوار دوپہر ایک بجے تا 6 بجے شام جامعہ اُثریہ للبنات میں اختتام صحیح بخاری شریف کے موقع پر ایک عظیم الشان تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں بیگم الشیخ عبدالقادر حبیب اللہ السندھی مدینہ منورہ سعودی عرب مہمان خصوصی تھیں۔ اس پروقار تقریب میں مقامی مبلغات نے قرآن وحدیث کی روشنی میں خطاب کیا اور بعد از نماز عصر بخاری شریف کی آخری حدیث پر حضرت مولانا محمد اکرم جمیل صاحب شیخ الحدیث جامعہ علوم اُثریہ جہلم نے نہایت ہی علمی درس ارشاد فرمایا اور فارغ ہونے والی بچیوں میں اسناد وانعامات تقسیم کئے گئے اور شیخ الحدیث صاحب کی دعا سے یہ تقریب تکمیل کو پہنچی۔